بسم اللہ الرحمن الرحیم

کیا فرماتے ہیں مفتیان کرام درج ذیل مسائل سے متعلق۔

① مرد حضرات کیلئے سونے اور چاندی کا استعمال کیسا ہے (مثلاً سونے یا چاندی کی انگوٹھیاں یا گھڑیاں پہننا جائز ہے یا ناجائز اگر ناجائز ہے تو کیا ان لوگوں کے لیے کچھ گنجائش ہے جو انکی تجارت کرتے ہیں یا مطلقاً ناجائز ہے؟

② سونے اور چاندی کے وہ انگوٹھیاں اور گھڑیاں جو مردانہ ڈیزائن کی ہوئی ہیں انکی تجارت کیسی ہے کہ وہ ایک دوسرے کے ہاتھ خریدی اور فروخت کیجاتی ہیں جائز ہے یا ناجائز اور یا مکروہ۔ اگر ناجائز ہے تو کیا صرف مسلمانوں کیساتھ تجارت ناجائز ہے یا کفار کے ساتھ بھی ناجائز ہے۔ اور اگر مکروہ ہے تو اسکی وضاحت فرمائیں کہ کہاں تک کراہت ہے اور کہاں تک اس سے بچنا ضروری ہے۔

③ نیز جن صورتوں میں تجارت ناجائز ہے انکی آمدنی کا کیا حکم ہے؟ حلال ہے یا حرام اگر حرام ہے تو کیا اسکی حرمت ایسی ہے جیسے شراب اور جوئے کی آمدنی کی ممانعت یا اس سے کم درجے کی ہے۔

④ اگر کسی آدمی کو ابھی اسکی حرمت کا علم ہوا ہو اور وہ پہلے سے اسکی تجارت میں مشغول ہو تو سابقہ تجارت کا کیا حکم ہے اور آدمی کو اسکی تلافی کے لئے کیا کرنا چاہیے



Scanned by CamScanner

نیز اب جو اسکے پاس انگوٹھیاں اور گھڑیاں موجود ہیں ان کو کیسے جائز استعمال میں لائیں کیا وہ کفار کے ہاتھ فروخت کر لیجائیں یا از سر نو زنانہ ڈیزائن کی کوئی چیز بنائی جائیں؟

"والسلام"

جزاکم اللہ خیرا۔

المستفتی: سید حضرت شاہ۔
پتہ: قندہاری بازار کوئٹہ۔
موبائل نمبر: 0306-3734227 -

دار الافتاء

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمن الرحیم

## الجواب حامدا ومصليا

(۱)۔۔۔واضح رہے کہ مردوں کے لئے سونے کا استعمال جائز نہیں، اسی طرح چاندی کا عمومی استعمال بھی جائز نہیں ہے البتہ چاندی کی انگوٹھی استعمال کرنے کی گنجائش ہے بشرطیکہ اس کی مقدار ایک مثقال یعنی ساڑھے چار ماشہ سے کم کم ہو، نیز سونے چاندی کی تجارت کرنے والوں کے لئے بھی یہی حکم ہے (یعنی سونے کی انگوٹھی استعمال کرنے کی اجازت نہیں چاندی کی انگوٹھی مذکورہ مقدار کے ساتھ جائز ہے)۔

(۲) ۔۔۔چاندی کی انگوٹھی (جو ایک مثقال کی مقدار یا اس سے کم ہو) کے علاوہ سونے کی انگوٹھیاں اسی طرح سونے چاندی کی وہ گھڑیاں جو مردانہ ڈیزائن کی ہوتی ہیں، انہیں مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرنا مکروہ ہے، اس سے بچنا چاہیئے۔

(۳)۔۔۔اگرچہ اس کی تجارت مکروہ تنزیہی ہے، لیکن اس کی آمدنی حرام نہیں (امداد الفتاوی ۴/۱۴۳)

(۴)۔۔۔کسی نے لاعلمی میں اس کی تجارت کی ہو تو اس سے حاصل شدہ آمدنی اس کے لئے حرام نہیں، اب اس کے پاس جو انگوٹھیاں اور گھڑیاں موجود ہیں، انہیں کفار کے ہاتھ بھی فروخت کر سکتے ہیں اور زنانہ ڈیزائن کی کوئی چیز بنا کر مسلمانوں کے ہاتھ فروخت کرنا چاہیں تو اس کی اجازت ہے، اور ایسا کرنا بہتر ہے۔

**الدر المختار (٦/ ٣٥٩)**

(ولا يتختم) إلا بالفضة لحصول الاستغناء بها فيحرم (بغيرها كحجر) وصحح السرخسي جواز اليشب والعقيق وعمم منلا خسرو (وذهب وحديد وصفر) ورصاص وزجاج وغيرها لما مر فإذا ثبت كراهة لبسها للتختم ثبت كراهة بيعها وصيغها لما فيه من الإعانة على ما لا يجوز وكل ما أدى إلى ما لا يجوز لا يجوز وتمامه في شرح الوهبانية

**حاشية ابن عابدين (رد المحتار) (٦/ ٣٦٠)**

(قوله لما فيه من الإعانة إلخ) قال ابن الشحنة إلا أن المنع في البيع أخف منه في اللبس إذ يمكن الانتفاع بها في غير ذلك ويمكن سبكها وتغيير هيئتها (قوله وكل ما أدى إلخ) يتأمل فيه مع قول أئمتنا بجواز بيع العصير من خمار شرنبلالي، ويمكن الفرق بما يأتي من أن المعصية لم تقم بعين العصير بل بعد تغيره.................................والله سبحانه وتعالی اعلم

محمد تقی رنگونی

دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۲/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

1/جنوری/2017

الجواب صحیح

بندہ محمود اشرف غفر اللہ لہ

مفتی دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی

۳/ربیع الثانی/۱۴۳۸ھ

۲/جنوری/2017

الجواب صحیح

الجواب صحیح

۴/۴/۱۴۳۸ھ

دار الافتاء

مفتی

Scanned by CamScanner